اگرمجلسِ شوریٰ کی آراء میں اختلاف ہوجائے تو؟

سوال: کیافرماتے ہیں علماءکرام اس مسئلہ میں کہ خلافت اسلامیہ یامدارسِ دینیہ، دینی تحریکات کے اندر مجلس شوریٰ کی آراء میں اختلاف کی صورت میں فیصلہ امیر کے حکم کے مطابق ہوگایامجلس شوریٰ قلت وکثرت کے اعتبار سے جیسے چاہیں فیصلہ کریں قرآن وسنت اور فقہاءامت کے موقف کی وضاحت کریں۔

سائل: احقر العباد حبیب الرحمٰن نقشبندی، متولی جامع مسجد ومدرسہ خالد بن ولید، محلّہ مسلم کالونی رجوعہ روڈ چنیوٹ

الجواب بعون الملک الوھّاب

صورت مسئولہ میں مشورہ نافذ کرنے کا حق شرعی طور پر امیر کو حاصل ہے، امیر خواہ گھر کا ہو یا مدرسہ ودینی تحریکات کا ہو اسی طرح دیگر سیاسی جماعتوں اور ملک کا حکمران ہو اُسے دیندار، باکردار، راستباز لوگوں سے مشورہ لینا شرعاً مستحب ہے اور مشیرین کو مشورہ میں اپنی رائے کے اظہار کا حق حاصل ہے، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشیرین میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو میں نے سب سے زیادہ حاضر دماغ، زیادہ عقلمند، زیادہ علم والا، زیادہ حوصلہ والا پایا اور میں نے دیکھا ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ان سے مشکل کاموں میں مشورہ کیا کرتے تھے۔ (حیاۃ الصحابہ، ج۲،ص۴۱) معلوم ہوا کہ مشیر حاضر دماغ، عقلمند صاحبِ علم وحلم ہو۔ نیز حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو تین نصیحتیں فرمائی تھیں: ا۔ کبھی وہ تم پر جھوٹ کا تجربہ نہ کریں ۲۔ ان کا راز کسی پر ظاہر نہ کرنا ۳۔ ان کے سامنے کسی کی غیبت نہ کرنا۔ (حیاۃ الصحابہ، ج۲،ص۶۶) معلوم ہوا کہ مشیر کا سچا ہونا، راز دار ہونا، فضول گوئی، عیب جوئی سے بچنے والا ہونا چاہیے۔ اب اگر امیر ان کے مشورہ پر عمل کرے تو عامل بالمشورہ ہے ہی مگر مجلس شوریٰ کے مشورہ کے خلاف عمل کرے تب بھی مشورہ کے مطابق ہی عمل کر رہا ہے کیونکہ مجلس شوریٰ کے ساتھ اس کا بھی ایک مشورہ شامل تھا جس پر اس نے عمل کیا ہے نیز اس امیر کو اختیار ہے کہ اکثریت کو ترجیح دے یا اقلیت کو کیونکہ امیر صاحب اختیار ہوتا ہے۔ اور مجلس شوریٰ محض مشورہ میں اظہار رائے کا درجہ رکھتی ہے نفاذ کا نہیں چنانچہ قرآن کریم میں ہے و شاورھم فی الامر ''اے نبی آپ ان (صحابہ کرام) سے معاملات میں مشورہ لیں'' آگے فرمایا فَـاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ (سورة ال عمران آیت نمبر ۱۵۹) اس کے تحت تفسیر روح المعانی میں ہے۔ جب آپ عزم کرلیں یعنی مشورہ لینے کے بعد اس کام کے اجراء ونفاذ پر آپ اپنے دل میں پختہ ارادہ کرلیں فـاذا عـزمـت ای اذا عقدت قلبك علی الفعل و امضائه بعد المشاورة (ج۲، ص۱۰۷، پ۴) اسی آیت کے تحت علامہ جصاص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ فرماتے تھے اور وہ اپنی اپنی رائے ظاہر کرتے تو آپ بھی ان کے ساتھ اپنی رائے گرامی ظاہر فرماتے تھے پھر جس طرف آپ کے اجتہاد کا فیصلہ ہوتا اس پر عمل فرماتے تھے: و قـال الـعـلامـه جـصـاص: و کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اذا شـاورهـم فاظهروا اٰراء هم ارتائ معهم و عمل بما اداه الیه اجتهاده (ج۲، ص۴۱، احکام القرآن) اور علامہ جصاص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مشورہ میں تین صورتیں ہوسکتی تھیں (۱) تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے کے موافق ہو (۲) بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی رائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق ہو اور بعض کی مخالف (۳) تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی رائے آپ صلی اللہ علیہ کے خلاف ہو''۔

بہرصورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی رائے پر عمل فرماتے تھے۔ و قـال العلامة جصاص: فجائزان توافق اٰراء هم رأی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم و جائزان موافق رأی بعضهم و جائزان یخالف رأی جمیعهم فیعمل صلی اللّٰه علیه وسلم حینئذ برأیه. (احکام القرآن، ج۲، ص۴۱)

حضرت حکیم الامت شاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں: اور بدستور ان سے خاص خاص باتوں میں مشورہ لیتے رہا کیجیے...... پھر مشورہ لینے کے بعد جب ایک جانب رائے پختہ کرلیں خواہ وہ ان کے مشورہ کے موافق ہو یا مخالف پس اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرکے اس کام کو کرڈالیں۔ فائدہ کے تحت تحریر فرماتے ہیں ''یہ جو کہا گیا کہ خواہ وہ ان کے مشورہ کے موافق ہو یا مخالف دلیل اس کی یہ ہے کہ لفظ عزم میں کوئی قید نہیں لگائی اور اس سے معلوم ہوا کہ...... کثرتِ رائے کا ضابطہ محض بے اصل ہے ورنہ یہاں عزم میں یہ قید ہوتی کہ بشرطیکہ آپ کا عزم کثرت رائے کے خلاف نہ ہو۔ (بیان القرآن، ص۶۹، پ۴) مذکور تفصیل سے واضح ہوا کہ مجلس مشاورت کے بعد نفاذِ امر کا اختیار شرعاً صرف امیر کو ہے جہاں امیر کو مامور اور مشیروں کو امیر کا درجہ دے دیا گیا وہ دستور غیر شرعی ہوگا اس کی اصلاح شرعاً واجب ہے۔

....

فقط واللہ اعلم بالصواب و الیہ المرجع و المآب و عندہ اُمّ الکتاب

کتبہٗ العبد الاوّاب **محمد اعظم ہاشمی** غفرلہٗ الوہّاب

۲۳/ذوالقعدہ۱۴۳۲ھ



تصدیق

محقق العصر حضرت مولانا مفتی سیّد عبدالقدوس ترمذی صاحب مدظلہم

صدر مفتی جامعہ حقانیہ ساہیوال ضلع سرگودھا

الجواب صحیح و صواب، و اللّٰہ اعلم و عندہ ام الکتاب

احقر عبدالقدوس ترمذی غفرلہٗ

دارالافتاء جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

۲۶/رجب المرجب ۱۴۳۵ھ

دارالافتاء
جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا